# Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
2. Designation: Associate Professor,
3. Department/College: URDU/ S. Sinha College, Aurangabad,
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : B.A.(Hons), Part-III, Paper-5th, Group-A
7. Title/Heading of e-content : GUZAR NASEEM KA USLOOB
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb ) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

17.08.2020

# گلزار نسیم کا اسلوب

B.A. (Hons), Part-III, Paper-5th
Group-A

"گلزار نسیم" ۱۲۵۴ھ میں مکمل ہوئی اور طبع ہوتے ہی اس کا نام "سحر البیان" کے مقابلے میں اور دیا شنکر نسیم کا نام میر حسن کے نام کے ساتھ لیا جانے لگا، حقیقت یہ ہے کہ لکھنوی دبستانِ شعر کی یہ پہلی طویل نظم ہے جو مثنوی اور قصہ دونوں کے فن پر بڑی حد تک پوری اترتی ہے۔ اس میں کردار نگاری، جذبات کی مصوری اور تسلسل بیان کی کم و بیش وہ سبھی خوبیاں موجود ہیں جو ایک اچھی مثنوی کے لیے ضروری خیال کی جاتی ہیں لیکن اس کی دلکشی کا راز دراصل اس کی رنگینی بیان، معنی آفرینی، کنایاتی اسلوب، تخیل [؟] اور ایجاز نویسی میں پوشیدہ ہے۔ ان اوصاف میں بھی اختصار و ایجاز کا وصف، امتیازی نشان کی حیثیت رکھتا ہے۔

گلزار نسیم کا اسلوب اس مثنوی کا سب سے روشن اور نمایاں پہلو ہے۔ اس مثنوی میں رعایت لفظی کی کثرت ہے۔ آج کل عام طور پر رعایت لفظی کو کلام کا عیب قرار دیا جاتا ہے اور اس کا نام آتے ہی امانت و قلق اور بعض دوسرے لکھنوی شعراء کے توسط سے بعض کلام کی طرف ذہن منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن گلزار نسیم کے مطالعہ کے وقت یہ بات ضرور ذہن میں رکھنی چاہیے کہ نسیم کے زمانے میں یہ صنعتیں، خاص طور پر مراعات النظیر، حسن تعلیل، تضاد، اور تجنیس، لف و نشر، جو نسیم کے گلزار میں کثرت سے ملتی ہیں، لوازم شعر و محاسن کلام میں شمار ہوتی تھیں۔ رعایت لفظی بذات خود عیب نہیں ہے۔ اظہار خیال اور شاعرانہ اظہار خیال کا تو بغیر اس کے کام ہی نہیں چلتا لیکن جہاں صرف الفاظ کی رعایت مقصود ہو اور معنی معدوم ہوں وہاں رعایت لفظی بے شک عیب کہلائے گی۔ گلزار نسیم میں بھی اس قسم کی مثالیں ملتی ہیں اور کسی بھی شاعر کا کلام اس سے پاک نہیں ہے لیکن نسیم کا کمال یہ ہے کہ اگرچہ انہوں نے رعایت لفظی کو شروع سے آخر تک برتا ہے۔ پھر بھی یہ محسوس نہیں ہوتا کہ محض الفاظ کے گورکھ دھندے کو بالخصوص ملحوظ رکھا گیا ہے۔ چلبلا[؟] کا خیال بھی

ہے کہ متناسب الفاظ کا لطافت کے ساتھ نباہنا دشوار ہے۔ نتیجہ کہ اس رنگ میں ید طولیٰ کا حاصل ہے۔ الفاظ کے الٹ پھیر سے وہ کام لیا ہے کہ کلام کی رونق دوبالا ہو گئی ہے۔

ذیل کے چند اشعار دیکھئے۔ ان میں جو رعایت لفظی ہے۔ الفاظ کی جادوگری ہے۔ لیکن جب تک کوئی شخص ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائے ہمیں اس امر کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ ان میں مراۃ النظیر پائی اور صنعت کا اہتمام کیا گیا ہے۔

سودا ہے مری بگاڑی کو ۞ ہے چاہ بشر کی باڑی کو
سختی بھی یا رکھی اٹھائی ۞ افتادہ تھی جو پڑی اٹھائی
مجنوں ہو اگر تو منہ چھپیے ۞ سایہ ہو تو دوڑ دھوپ کیجیے
پالا ہے مفارقت سے انجام ۞ دانا ہے اگر تو مجھ سے لے دام
پردے سے نہ دایہ نے نکالا ۞ پتلی سا نگاہ کو کے پالا

---

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری ۞ ثمرہ ہے قلم کا حمد باری
اس نے تو گل ارم بنایا ۞ لوگوں کو شگوفہ ہاتھ آیا

یہ رنگ گلزار نسیم پر غالب ہے اور اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ نسیم نے اپنے استاد آتش کی کے مقولے کے مطابق الفاظ کو نگینوں کی طرح جڑا ہے اور شاعری سے مرصع سازی کا کام لیا ہے۔ نسیم نے اس اصول کو دانستہ برتا ہے اور ایسے سلیقے سے برتا ہے کہ دوسرے اردو شاعر سے ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ان کا اپنا رنگ سحرالبیان سے الگ اور اردو کی تمام مثنویوں سے الگ۔ اس رنگ میں شدید تاثیر تو نہیں لیکن لطف سخن اور سارا سامان مہیا ہے۔

---

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
DePtt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course : B.A.(Hons) Part-III, Paper-5th, GroP-A
Title/Heading of E-Content : "GULZAR NASEEM KA USLOOB"
whats app No. 9431632576